

31796-اسلام قبول کرنا چاہتی ہے لیکن ماں اور نانی کی مخالفت درپیش ہے

سوال

میں گیارہ برس کی عمر سے اسلام قبول کرنے کا سوچ رہی ہوں اور اب میری عمر چودہ برس ہو چکی ہے مجھے یقین کامل ہے کہ اس زندگی میں یہی اسلام ہی چاہتی ہوں۔
میں مکمل نماز اور سورۃ الفاتحہ سیکھ چکی ہوں اور نماز پڑھنے کی کوشش کی ہے لیکن نماز کی کیفیت میں مجھے تنویر ہے کہ وہ کس طرح ہوگی، اور میں نے اپنا اسلامی نام بھی چن رکھا ہے۔
میں نے اپنے اعتقادات کے بارہ میں والدہ کو بھی بتایا ہے لیکن وہ کیتھولک عیسائی ہونے کی بنا پر میرے قبول اسلام کی مخالفت کرتی ہے۔
میری کوئی سہیلی اور دوست مسلمان نہ ہونے کی بنا پر مجھے کوئی نصیحت کرنے والا نہیں ہے، میری والدہ مجھے کہتی ہے کہ سولہ برس کی عمر تک انتظار کرو لیکن فی الحال مجھے گرجا میں جانا ضروری اور واجب ہے۔

میں اسلام قبول کرنے کے لیے بالکل تیار ہوں اور ہر دفعہ میں اپنی نانی کی بات یاد کرتی ہوں جو ہمارے ساتھ ہی رہتی ہے اس کا کہنا ہے کہ میں ان کے لیے نیکی اور مشکلات کا سبب بنوں گی اس لیے کہ وہ برطانوی نہیں ہیں، ان کی یہ بات مجھے بہت پریشان اور تنگ کرتی ہے، لیکن میں ان کے سامنے اونچی آواز سے بات نہیں کرنا چاہتی کیونکہ مجھے علم ہے ان کا ادب و احترام نہ کرنا خلاف اسلام ہے۔

میں اپنے دوستوں و احباب کے لیے وضاحت سے اپنے اعتقادات کا اعلان کرنا چاہتی ہوں لیکن میری نانی کہتی ہے کہ اس بنا پر لوگوں کے ساتھ میرا معاملہ مختلف ہو جائے گا اور میں لوگوں کی نظروں میں گرجاؤں گی۔

اس بنا پر میں نے کئی بار جو چھپے اسلام قبول کرنے کا سوچا لیکن میں پھر اکیلے مسجد نہیں جاسکتی اور نہ ہی میں پردہ کر سکتی ہوں اور سکول والے مجھے نمازیں بھی ادا کرنے نہیں دینگے، مجھے یہ علم نہیں کہ میں کیا کروں؟ آپ سے گزارش ہے کہ میرا تعاون کریں۔

پسندیدہ جواب

آپ کا سوال ہمارے لیے آج صبح بہت خوشی کی خبریں لایا اور ہمارے سینہ کو ٹھنڈا کر دیا، ہم نے جو کچھ بھی آپ کے سوال میں پڑھا ہے اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر و حمد شاہ ہے۔

جن مشکلات سے آپ دوچار ہیں ہم انہیں سمجھ چکے ہیں، اب ہم آپ کے سوال کا جواب دیتے ہوئے آپ کے ساتھ ہیں اور آپ کو درپیش مشکلات کا حل پیش کرتے ہیں۔

ہمیں بہت تعجب اور خوشی ہوئی ہے کہ آپ نے نماز اور سورۃ الفاتحہ یاد کر لی ہے حالانکہ آپ کی زبان انگلیش ہے، اس پر بھی تعجب ہے کہ آپ نے گیارہ برس کی عمر میں ہی اللہ تعالیٰ کو معرفت حاصل کر لی، اور تین سال بعد چودہ برس کی عمر نے آپ نے اسلام کے بارہ میں یقین و اطمینان حاصل کر لیا، ہم اللہ تعالیٰ کی توفیق سے آپ کو یہ کہتے ہیں:

انسان جب کسی چیز پر ایمان لاتا ہے تو وہ اس کے لیے قربانی دینے پر بھی تیار ہوتا ہے، تو پھر اگر وہ چیز اللہ تعالیٰ کی توحید، اور اس کی عبادت، اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع و پیروی اور سب احکامات کی تنفیذ میں کیوں نہ ہوگی، اس میں کوئی شک نہیں کہ اس وقت تو یہ قربانی بہت ہی بڑی ہوگی۔

اور پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میں بتایا ہے کہ جنت مشکلات اور ناپسندیدہ اشیاء کے گہری ہوئی ہے، جس کا معنی یہ ہوا کہ ہمارے لیے جنت کے راستہ میں مشکلات و ناپسندیدگی اور مصائب آئیں گے اور مشقت برداشت کرنی پڑے گی۔

اللہ تعالیٰ کا یہ سامان بڑا قیمتی اور اس کی نعمتیں بہت بڑی ہیں جو ختم ہونے والی نہیں اس میں زندگی ہمیشہ کے لیے ہے اور اس کی لذتیں دائمی ہیں، لہذا حقیقی مسلمان ہر وقت اس فانی دنیا کے زائل ہونے والے بہت سے امور کی ان نعمتوں کے لیے قربانی دینے پر تیار رہتا ہے۔

اس میں ہر وقت یہ استعداد ہونی چاہیے کہ وہ ان نعمتوں کے حصول کے لیے لوگوں کی طرف سے دی گئی تکلیف برداشت کرے اور ان کے سب و شتم اور تنقید اور مذاق و ٹھٹھا پر صبر کرے۔

اس موضوع میں ایک اور بہت خوبصورت امر یہ ہے کہ جب بھی اسے تکلیف آئے اور وہ اس پر صبر کا مظاہر کرے تو اللہ رب العالمین کے ہاں اس کا اجر و ثواب زیادہ اور درجات میں بلندی ہوتی ہے، بلکہ اس کا ایمان زیادہ اور مزید قوی ہوتا ہے اور وہ ناپسندیدہ اشیاء پر اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لیے صبر کرتے ہوئے لذت محسوس کرتا ہے۔

اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کی کوشش کی ٹھٹھا لوگوں کے غضب اور ان کی تکلیف و تنقید کی کڑواہٹ کو بھلا دیتی ہے، اور اگر وہ لوگوں کے کچھ مذاق و سخریہ یا پھر تنقیدی کلمات سنے تو اگر وہ انہیں اللہ تعالیٰ کی رضا اور اجر و ثواب حاصل کرنے کے لیے برداشت کر لے تو اسے کیا ہے۔

اور وہ ان سب کو برداشت کرنے میں اللہ تعالیٰ کے اس وعدہ پر ایمان رکھتا ہے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب قرآن مجید میں کیا ہے :

﴿اور اچھا انجام متقیوں کے لیے ہی ہے﴾۔

اور وہ اس کا علم رکھے کہ صبر اللہ تعالیٰ کی مدد و تعاون سے حاصل ہوتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ سے مدد و تعاون اور ثابت قدمی طلب کرے، اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

﴿آپ صبر کریں اور آپ کا صبر تو اللہ تعالیٰ کی مدد و تعاون سے ہی ہے﴾۔

اور پھر وہ انسان لوگوں کے لیے حق کا اعلان کرنے میں مستعد اور تیار ہے ان میں جو راضی ہوتا وہ راضی اور جو اسے ناپسند کرتا اور ناراض ہوتا ہے ناراض ہوتا پھر سے، اور اگر وہ حق کو قبول نہ کریں تو وہ ان سے اعراض کر لے اور انہیں چھوڑ دے جس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا ہے :

﴿آپ کو جو حکم دیا جاتا ہے اسے طاعتیہ طور پر بیان کر دیں اور مشرکوں سے اعراض کر لیں﴾۔

اور فرمان باری تعالیٰ ہے :

﴿اور جاہل قسم کے لوگوں سے اعراض کریں﴾۔

بلاشبہ عزیز و اقارب کی تنقیدی اور جرح والی باتیں دل پر بہت گراں گزرتی ہیں اور یہ اسلحہ سے بھی زیادہ سخت واقع ہوتی ہیں، لیکن جو اللہ تعالیٰ کی عظمت اور اس کے اجر و ثواب کو سامنے رکھے یہ سب کچھ اس کے لیے آسان بن جاتا ہے اور وہ اپنے راہ پر چلتا ہوا ان کی طرف التفات اور دھیان بھی نہیں دیتا اور نہ ہی وہ تردد اور شک کا شکار ہوتا ہے۔

اس توضیح کے بعد ہم آپ کے سوال کا جواب مندرجہ ذیل نقاط میں دیتے ہیں :

اول :

آپ نے اپنی نانی کے سامنے اونچا نہ بول کر بہت اچھا کیا ہے اس لیے کہ والدین اور دادا دادی اور نانا نانی کا احترام کرنا دین اسلام میں واجب ہے۔

دوم :

حتی الامکان آپ گرجا نہ جائیں بلکہ جانے سے انکار کریں، اس لیے کہ وہ ایسی جگہ ہے جہاں پر اللہ تعالیٰ کی آیات کے ساتھ کفر اور شرک علانیہ طور پر پایا اور باطل دین کا سرعام پرچار کیا جاتا ہے۔

اور اس لیے کہ آپ عورت ہیں آپ پر مردوں کی طرح مسجد میں جانا واجب اور ضروری نہیں، اور آپ اگر مسجد نہیں جاتی تو آپ گناہ گار بھی نہیں ہوں گی اس لیے کہ عورت کے لیے نماز پڑھنے کی سب سے افضل جگہ اس کا گھر ہے۔

سوم:

آپ حتی الوسع پردہ کرنے کی کوشش کریں اور اللہ تعالیٰ کے راستے میں تکلیف برداشت کریں، اور اسی طرح اللہ تعالیٰ کی فرض کردہ پانچ نمازیں اپنے وقت ادا کرنے پر صبر کریں، آپ کے علم میں ہونا چاہیے کہ یہ سب نمازیں سکول کے وقت سے تعارض نہیں رکھتیں۔

اگر آپ فجر کی نماز طلوع فجر کے بعد ادا کر کے سکول چلی جائیں تو آپ سکول میں ظہر کی نماز عصر کے وقت سے قبل تک پڑھ سکتی ہیں، اور آپ کو اس کا وقت پیریڈ کے درمیان وقفہ میں مل جائے گا، یا پھر لنچ کے وقت پڑھ لیں اور یا پھر سکول سے گھر واپس آ کر صرف اتنی بات ہے کہ آپ ظہر کی نماز زوال شمس کے بعد عصر کا وقت داخل ہونے سے قبل پڑھیں۔

چہارم:

جب آپ لوگوں سے معاملات اچھے کریں گی تو بالآخر آپ ان کو اپنے ساتھ ملا لیں گی اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے آپ ان کی نظروں سے نہیں گریں گی۔

پنجم:

اسلام قبول کرنے اور اس میں داخل ہونے میں دیر نہ کریں اور اس میں ایک لمحہ بھی انتظار نہ کریں اس لیے کہ آپ کو علم نہیں کب موت آجائے، تو آپ کلمہ شہادت پکاراٹھیں، اور نماز کی پابندی شروع کر دیں تو آپ اس کی رکعات اور اوقات اور اذکار کو وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ یاد کر لیں گی۔

تو جب آپ اسلام قبول کرنے کے لیے تیار ہیں الحمد للہ اس میں آپ کو اپنی ماں اور نانی کی موافقت کی کوئی ضرورت ہیں اور نہ ہی آپ اسلام قبول کرنے میں انکی اور ان کے علاوہ کسی اور کی محتاج ہیں، جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے دین اسلام کی پیروی کرنے کا حکم دے رہا ہے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿اور جو بھی اسلام کے علاوہ کوئی اور دین تلاش کرتا پھرے گا اس کا وہ دین اس سے قبول نہیں کیا جائے گا﴾۔

ششم:

آپ دوستی اور سہیلیوں کے لیے مسلمان بہنوں کو تلاش کریں اور ان سے دوستی لگائیں تاکہ وہ آپ کی دین اسلام کی تعلیم میں مددگار ثابت ہوں، اور آپ اس پر ثابت قدم رہیں۔

ہم ذیل میں لندن کے اند مجلس اسلامی کا ٹیلی فون نمبر درج کرتے ہیں تاکہ آپ وہاں سے عورتوں کے دروس کا شیڈول حاصل کر لیں ہوسکتا ہے کہ آپ اس جگہ سے اپنی ابتداء کر لیں اس لیے کہ آپ برطانیہ میں رہائش پذیر ہیں مجلس اسلامی لندن کا ٹیلی فون نمبر یہ ہے: (7369060)۔

اور آخر میں ہم ایک دفع پھر آپ کے سوال سے اپنے سرور خوشی کا اظہار کرتے ہیں، اور آپ کو سعادت مندی کی زندگی اور دین حنیف اور اسلام کے سائے میں خوبصورت اور روشن مستقبل کی خوشخبری دیتے ہیں، اور ہم آپ کا ہر قسم کا تعاون کرنے پر تیار ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ کو ایسے اعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے جو اس کی رضا اور محبت کا سبب ہیں۔

اور اللہ تعالیٰ ہی سیدھے راہ کی ہدایت اور راہنمائی کرنے والا ہے۔

واللہ اعلم۔